السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

منکرِحدیث مسٹر پرویزاوراس کی پارٹی یہ سمجھتی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کوذبحِ اسماعیل کا حکم نہ تھا، یہ صرف اشارہ تھاجسے غلطی سے ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ بیٹھے۔ مسٹر پرویزکہتے ہیں کہ یہ مجاز تھا حقیقت نہ تھی۔ اس لیے انہوں نے آیت افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ کا مفہوم جس بات کا اشارہ آپ کوملاہے، اسے بلاتامل کرگزریئے'' بیان کیا ہے۔ یہ موقف کہاں تک درست ہے؟ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ مینڈھاذبح کرنے کا واقعہ قرآن میں نہیں ہے!

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

منکرینِ حدیث قرآن کے بہانے حدیث سے بالکل ''آزاد'' ہوگئے ہیں۔ اور الفاظِ قرآنی کوتلعب وتصریف (ہیراپھیری) کے ذریعے اپنی مرضی کے معانی پہنانے کی مذموم کوشش کرتے رہتے ہیں۔ الفاظ اور آیات کوسیاق و سباق سے کاٹ کر معانی پہنانا نیز حقیقت کومجازاور مجاز کوحقیقت بناناان کا مرغوب مشغلہ ہے۔

قرآن سے پوری صراحت سے معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کویہی حکم تھا کہ وہ اسماعیل (علیہ السلام) کوذبح کریں۔ ابراہیم علیہ السلام اوراسماعیل علیہ السلام اسے حکمِ الٰہی سمجھتے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام اللہ کے پیغمبر تھے اگرانہیں منشاالٰہی سمجھنے میں اجتہادی غلطی لگی ہوتی تواللہ تعالیٰ ضروراس کی تصحیح کردیتے۔ نہ کہ ''غلط فہمی'' کے نتیجے میں کیے جانے والے عمل کی تحسین کی جاتی اورنہ اسے (أَسْلَمَا) کہہ کر فرمانبرداری قراردیاجاتا۔ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کی تحسین (مَا تُؤْمَرُ) (جس کاتجھے حکم دیاگیا) پر عمل کرنے پرہی کی تھی۔ (مَا تُؤْمَرُ) سے اشارہ مرادلینا مسٹرپرویزکی جہالت ہے۔ امر کا معنی لغتِ عرب میں ''حکم'' ہوتا ہے۔ نہ کہ ''اشارہ۔'' اور مجازی معنی اسی صورت میں مرادلیاجاتا ہے جب حقیقی معنی متعذر (محال) ہو۔

مسٹرپرویزبھی (مَا تُؤْمَرُ) کا مفہوم ''اگر'' سے بدل دیتے ہیں، لکھتے ہیں:

(آپ نے سمجھا کہ یہ اشارہ غیبی ہے۔ اس لیے اس کی تعمیل ضروری ہے۔بیٹے سے ذکرکیا تواس نے بھی کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے تواس کی تعمیل میں قطعاتامل نہ کیجیے، میں ذبح ہونے کوتیار ہوں۔ (قرآنی فیصلے، ص: 4

اگر یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے'' قرآن کے کن الفاظ کا ترجمہ ہے۔ ترجمہ کرنے کے پرویزی قائل ہی نہیں ہیں۔ ''اگر'' کس لفظ کا ''مفہوم'' ہے۔ کیا یہ کھلی تحریف قرآن نہیں؟ یہ ''اگر'' صریحاقرآنی فیصلے کے خلاف ہے۔ مسٹر'' پرویزکی یہ بھی دیدہ دلیری اور سینہ زوری ہے کہ اپنی من پسند تحریفات کو''قرآنی فیصلے'' کانام دیتے ہیں۔ مذکورہ بالا ''اگر'' اس کی ایک دلیل ہے۔

مسٹر پرویزجویہ کہتے ہیں کہ مینڈھاذبح کرنے کا ذکرقرآن میں نہیں ہے یہ بھی ان کی ایک جہالت ہے۔ ان کی باقیات سے دریافت کیا جائے کہ ارشادباری تعالیٰ وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ١٠٧ (الصافات107/37) سے کیا مراد ہے؟ عربی لغت اور سیاق وسباق کوملحوظ خاطررکھ کرجواب دیا جائے۔

:اس یادگارواقعے کی پوری تفصیل قرآن مجید نے بیان کی ہے۔ سیاق وسباق کومدنظررکھ کراگراس پرایک سرسری نظربھی ڈالی جائے تومسٹرپرویزکے تمام جھوٹ آشکاراہوجاتے ہیں۔ ارشادباری تعالیٰ ہے

رَبِّ هَب لى مِنَ الصّـٰلِحينَ ١٠٠ فَبَشَّرنـٰهُ بِغُلـٰمٍ حَليمٍ ١٠١ فَلَمّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعىَ قالَ يـٰبُنَىَّ إِنّى أَرىٰ فِى المَنامِ أَنّى أَذبَحُكَ فَانظُر ماذا تَرىٰ قالَ يـٰأَبَتِ افعَل ما تُؤمَرُ سَتَجِدُنى إِن شاءَ اللَّهُ مِنَ الصّـٰبِرينَ ١٠٢ فَلَمّا أَسلَما وَتَلَّهُ لِلجَبينِ ١٠٣ وَنـٰدَينـٰهُ أَن يـٰإِبرٰهيمُ ١٠٤ قَد صَدَّقتَ الرُّءيا إِنّا كَذٰلِكَ نَجزِى المُحسِنينَ ١٠٥ إِنَّ هـٰذا لَهُوَ البَلـٰؤُا المُبينُ ١٠٦ وَفَدَينـٰهُ بِذِبحٍ عَظيمٍ ١٠٧ وَتَرَكنا عَلَيهِ فِى الـٔاخِرينَ ١٠٨ سَلـٰمٌ عَلىٰ إِبرٰهيمَ ١٠٩ كَذٰلِكَ نَجزِى المُحسِنينَ ١١٠ إِنَّهُ مِن عِبادِنَا المُؤمِنينَ ١١١ ... سورة الصافات

میرے رب!مجھے نیک بخت اولاد عطا کر۔ توہم نے اسے ایک بردباربچے کی بشارت دی۔ پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کوپہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے، تواُس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا: میرے پیارے بیٹے!میں خواب میں'' اپنے آپ کوتجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہاہوں۔ اب تُو بتا کہ تیری کیارائے ہے بیٹے نے جواب دیاکہ ابوجی!جوحکم ہوا ہے اسے بجالائیے، ان شاءاللہ!آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ توجب دونوں مطیع ہوگئے اوراُس (باپ) نے اُس (بیٹے) کوپیشانی کے بل گرادیا۔ توہم نے آوازدی کہ اے ابراہیم!یقینا آپ نےاپنے خواب کوسچاکردکھایا، بے شک ہم نیکی کرنے والوں کواِسی طرح جزادیتے ہیں۔ درحقیقت یہ کھلاامتحان تھا۔ اور ہم نے ایک بڑاذبیحہ اس کے فدیہ میں دے دیا۔ اورہم نے ان کاذکرِخیرپچھلوں میں باقی رکھا۔ ابراہیم پرسلام ہو۔ ہم نیکوکاروں کواِسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔ بے شک وہ ہمارے ایمان داربندوں میں سے تھے۔''

ان آیات میں آنے والے الفاظ يَاأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ، أَسْلَمَا ، وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ ، صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ، نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ١٠٥ ، الْبَلَاءُ الْمُبِينُ ١٠٦ ، فَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ١٠٧ ،اور وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ١٠٨ مسٹرپرویزکے غلط دعاوی اورجھوٹ کاپول کھول دیتے ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ افکارِ اسلامی](#)

قربانی کے احکام و مسائل، صفحہ:496

محدث فتویٰ